السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پردہ کے احکام کیا ہیں کن کن سے پردہ ضروری ہے کیا بہنوئی سے پردہ ضروری ہے یا کہ نہیں ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پردہ کا حکم سورۃ الاحزاب (آیت : 35) میں بایں الفاظ میں مرقوم ہے ۔

وَإِذا سَأَلتُموهُنَّ مَتـٰعًا فَسـَٔلوهُنَّ مِن وَراءِ حِجابٍ ذ‌ٰلِكُم أَطهَرُ لِقُلوبِكُم وَقُلوبِهِنَّ ... سورة الاحزاب ۵۳

''اورجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے باہر سے مانگو یہ تمہارے اوران کے دلوں کے لیے بہت پاکیزگی کی بات ہے ۔"

یہی آیت، آیت حجاب کے نام سے موسوم ہے اوریہ "موافقات عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں شمار ہوتی ہے اس امرکی تفصیل حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ س صحیح بخاری میں منقول ہے اس حکم کے نزول کے بعد ازواج کے گھروں کے سامنے پردے لٹکا دیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر چونکہ مسلمانوں کے لیے نمونہ تھا اس بنا پر مسلمانوں نے بھی اپنے گھروں پر پردے لٹکا دیے اسی آیت کے آخری حصہ میں پردہ کی حکمت منکشف کی گئی ہے کہ مردوں اور عورتوں کے دلوں کی پاکیزگی کا بہترین ذریعہ ہے کسب حرام وبدکاری وبے حیائی وغیرہ کو روکتا ہے شرم وحیا اورخودداری اور عفت و عصمت کی بقا کا ضامن ہے اس حصار کی حفاظت کی خاطر مردوزن سے سورۃ نور میں نگاہ نیچی رکھنے کا تقاضا کیا گیا ہے عورت فطرۃ عقل وفہم میں کمزور ہے بلکہ کمزوریوں کی تصویر ہے اپنی عفت وحفاظت کے لیے ایک مضبوط آہنی دیوار پردہ کا حکم دے دیا جس کی وجہ سے وہ اپنی عصمت کا بہترین بچا ؤکرسکے ۔

ارشادباری تعالیٰ ہے :

يـٰأَيُّهَا النَّبِىُّ قُل لِأَزو‌ٰجِكَ وَبَناتِكَ وَنِساءِ المُؤمِنينَ يُدنينَ عَلَيهِنَّ مِن جَلـٰبيبِهِنَّ ذ‌ٰلِكَ أَدنىٰ أَن يُعرَفنَ فَلا يُؤذَينَ وَكانَ اللَّهُ غَفورًا رَحيمًا ... سورة الاحزاب ۵۹

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم !اپنی بیویوں اوربیٹیوں اورمسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا کیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے کہ پہچان کی جائیں تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ عورتیں اپنی چادریں اچھی طرح اوڑھ لپیٹ کر ان کا ایک حصہ یان کا پلو اپنے اوپر سے لٹکا لیا کریں جسے عرف عام میں گھونگھٹ ڈالنا کہتے ہیں اورعبیدہ سلمانی وغیرہ سے جب اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی تو انہوں نے باقاعدہ عملی نمونہ کا اظہار کرکے دکھایا اپنی چادر اٹھائی اوراسے اس طرح اوڑھا کہ پورا سر اورپیشانی پورا منہ ڈھانک کر صرف ایک آنکھ کھلی رکھی حدیث میں ہے ۔

(المحرمة لاتنتقب ولاتلبس القفازین» (ابوداؤدوموطا»

یعنی "محرمہ عورت احرام کی حالت میں نہ چہرے پر نقاب ڈالے اورنہ ہاتھوں میں دستانے پہنے ۔" امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔"اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نقاب اوڑھنا اوردستانے پہننا غیر محرم عورتوں میں معروف تھا ۔"

(وذالک یتقضی ستروجوہہن وایدیہن» (حجاب المراۃ المسلمة ولباسہا فی الصلاۃ ص ١٧»

یعنی "اس کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے چہروں اورہاتھوں کو پردے میں رکھتی تھیں ۔

علامہ ابوبکر جصاص کا کہنا ہے کہ آیت ہذا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوان عورت کو غیروں سے اپنے چہرہ چھپانے کا حکم ہے اوراسے نکلتے وقت ستر اور عفت مآبی کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ مشتبہ سیرت وکردار کے لوگ اسے دیکھ کر کسی طمع میں بتلا نہ ہوں ۔ (احکام القرآن: 3/458)

پھر شریعت میں غیر مردوں اور محرم رشتہ داروں کے درمیان فرق قائم کیا گیا ہے چنانچہ فرمایا :

لا جُناحَ عَلَيهِنَّ فى ءابائِهِنَّ وَلا أَبنائِهِنَّ وَلا إِخو‌ٰنِهِنَّ وَلا أَبناءِ إِخو‌ٰنِهِنَّ وَلا أَبناءِ أَخَو‌ٰتِهِنَّ وَلا نِسائِهِنَّ وَلا ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُنَّ وَاتَّقينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَلىٰ كُلِّ شَىءٍ شَهيدًا ... سورة الاحزاب ۵۵

عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں کچھ گناہ نہیں اورنہ اپنے بیٹوں سے اورنہ اپنے بھائیوں سے اورنہ اپنے بھتیجوں سے اورنہ اپنے بھانجوں سے اورنہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے اورنہ لونڈیوں سے اور (اے عورتو!) اللہ"

''سے ڈرتی رہو بے شک اللہ ہر شے سے واقف ہے۔

علامہ آلوسی زیر آیت ہذا فرماتے ہیں ہیں بھائیوں بھانجوں اور بھتیجوں کے حکم میں وہ سب رشتہ دار آجاتے ہیں جو ایک عورت کے لیے حرام ہوں خواہوہ نسبی رشتہ دار ہوں یا رضاعی اس فہرست میں چچا اور ماموں کا ذکر اس لیے نہیں کیا گیا کہ وہ عورت کے لیے بمنزلہ والدین ہیں یا پھر ان کے ذکر کو اس لیے ساقط کر دیا کہ بھانجوں اور بھتیجوں کا ذکر آجانے کے بعد ان کے ذکر کی حاجت نہیں ہے کیونکہ بھانجے اور بھتیجے سے پردہ نہ ہونے کی جو وجہ ہے وہی چچا اور ماموں سے پردہ نہ ہونے کی وجہ ہے۔

(روح المعانی بوسطہ تفہم القرآن)

نیز فرمایا:

قُل لِلمُؤمِنينَ يَغُضّوا مِن أَبصـٰرِهِم وَيَحفَظوا فُروجَهُم ذ‌ٰلِكَ أَزكىٰ لَهُم إِنَّ اللَّهَ خَبيرٌ بِما يَصنَعونَ [٣٠] وَقُل لِلمُؤمِنـٰتِ يَغضُضنَ مِن أَبصـٰرِهِنَّ وَيَحفَظنَ فُروجَهُنَّ وَلا يُبدينَ زينَتَهُنَّ إِلّا ما ظَهَرَ مِنها وَليَضرِبنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلىٰ جُيوبِهِنَّ وَلا يُبدينَ زينَتَهُنَّ إِلّا لِبُعولَتِهِنَّ أَو ءابائِهِنَّ أَو ءاباءِ بُعولَتِهِنَّ أَو أَبنائِهِنَّ أَو أَبناءِ بُعولَتِهِنَّ أَو إِخو‌ٰنِهِنَّ أَو بَنى إِخو‌ٰنِهِنَّ أَو بَنى أَخَو‌ٰتِهِنَّ أَو نِسائِهِنَّ أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُنَّ أَوِ التّـٰبِعينَ غَيرِ أُولِى الإِربَةِ مِنَ الرِّجالِ أَوِ الطِّفلِ الَّذينَ لَم يَظهَروا عَلىٰ عَور‌ٰتِ النِّساءِ وَلا يَضرِبنَ بِأَرجُلِهِنَّ لِيُعلَمَ ما يُخفينَ مِن زينَتِهِنَّ وَتوبوا إِلَى اللَّهِ جَميعًا أَيُّهَ المُؤمِنونَ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ [٣١] ... سورة النور

"مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں ان سے خبردار ہیں اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

الغرض جن افراد کو شرح متین میں مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے ان کے ماسوا باقی سب حضرات سے عورت کو پردہ کرنا شامل ہے ان میں بہنوئی بھی شامل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص813

محدث فتویٰ